02773 9419

باسمہ سبحانہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں

حافظ محمد قاسم ساکن ضلع خانیوال ہمارے مدرسہ ضلع سیالکوٹ میں مدرس تھے۔ دو سال سے کام کر رہے تھے۔ عید الاضحیٰ کی چھٹیوں میں اپنے گھر گئے۔ ہمیں (1) ان کی غیر اخلاقی حرکات کا علم ہوا۔ جن کے شواہد بھی موجود تھے۔ ان حرکات کا علم میرے بیٹے اور بھتیجے کو بھی ہوا۔ موصوف مذکور کو کچھ سزا دے (2) کر ان کے گھر والوں کو بلا کر اُن سے اس علاقہ میں نہ آنے کا وعدہ لے کر ان کے حوالہ کرنا تھا۔ چنانچہ محمد قاسم 2016-9-19 کو صبح سات بجے مدرسہ پہنچے۔ تو انہیں لڑکوں نے ڈنڈوں سے مارا پیٹا۔ اس کے بعد ان سے پوچھا گیا کہ آپ کو لینے کون سے بھائی آئیں گے تو انہوں نے اپنے بھائی "ابوبکر" کا نمبر دیا۔ لیکن رابطہ نہ ہو سکا۔ پھر دوسرا نمبر دیا۔ رابطہ ہونے پر انکو محمد قاسم کی غیر اخلاقی حرکات کے بارے میں اطلاع کی اور بتایا کہ انہیں سزا دی گئی ہے۔ اور وہ موبائل فون بھی لے کر آئیں۔ جو ماسٹر ندیم صاحب کے پاس ہے۔ اور اسے لے جائیں۔ راستہ میں ان سے مسلسل رابطہ رہا۔ موبائل فون کا ڈیٹا اس پر شاہد ہے۔ تین گھنٹے کے بعد اچانک محمد قاسم کی طبیعت خراب ہونا شروع ہوئی۔ چائے، دودھ وغیرہ پلایا گیا۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ لیکن ڈاکٹر کے آنے سے پہلے موصوف فوت ہو گئے۔ اس وقت موصوف کے گھر والے ساہیوال پہنچے تھے۔ موصوف کو جان سے مارنے کا ہرگز کوئی منصوبہ نہ تھا۔ جس کے مندرجہ ذیل شواہد ہیں۔

(۱)۔ اگر جان سے مارنا مقصود ہوتا تو موصوف کے مدرسہ آنے کا انتظار نہ کیا جاتا۔

(۲)۔ کوئی بندوق یا گولی وغیرہ استعمال نہ کی گئی۔ جبکہ یہ آسان ذریعہ ہے۔

(۳)۔ موصوف کی وفات کے بعد لاش کو چھپانے (غائب) کرنے کی یا بھاگنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔

(۴)۔ موصوف کی وفات کے بعد ہم سارے انکے گھر والوں کے آنے تک وہیں موجود رہے۔

(۵)۔ اہل خانہ کے آنے کے بعد ساری حقیقت انکے سامنے رکھی۔ اور اُن سے کہا گیا کہ جو کاروائی آپ مناسب سمجھتے ہیں ویسے کرلیں۔

(۶)۔ موصوف کے فوت ہونے کے بعد علاقہ کے سمجھدار لوگوں کو بلا کر ساری حقیقت بتائی گئی۔ کہ جو کچھ ہوا ہے وہ نادانستہ طور پر ہوا ہے۔ جبکہ ابھی موصوف کے اہل خانہ نہیں پہنچے تھے۔

(۷)۔ آنے والے اہل خانہ نے اپنے گھر والوں سے فون پر مشورہ کر کے کہا کہ ہم قانونی کاروائی کرنا چاہتے ہیں۔ پولیس کو اطلاع بھی ہم نے خود کی ہے۔ پولیس آئی تو میت حوالہ کی گئی اور میرے بیٹے اور بھتیجے کو حوالہ پولیس کر دیا گیا۔ مدعی کو لکھا ہوا خط بھی ساتھ لف ہے۔ میں حلفاً کہتا ہوں کہ موصوف کو قتل کرنے کا کوئی منصوبہ نہ تھا۔ نادانستہ طور پر سزا میں احتیاط نہ رہی۔ جسکی وجہ سے یہ سانحہ پیش آیا۔

سوال یہ ہے کہ یہ قتل عمد ہے یا خطاء؟ یا کیا صورت ہے؟ اور اس کے کیا کچھ احکامات ہمارے اوپر عائد ہوتے ہیں؟

جو قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل عنایت فرمائیں۔

بینوا توجروا

سائل نے فون پر بتایا کہ:

(1) کئی طلباء سے بدفعلی کی تھی، اور ان طلباء نے خود اس بات کا اقرار کیا۔

مارنے پیٹنے کے وقت محمد قاسم نے خود بھی مذکورہ افعال کا اقرار کیا تھا۔

(2) جن ڈنڈوں سے استاد اپنے شاگردوں کی پٹائی کرتے ہیں وہی ڈنڈے استعمال کئے گئے۔

(جواب منسلک ہے)

بخدمت جناب محمد ابوبکر صاحب مدعی مقدمہ بنام محمد قاسم سیال

گذارش ہے کہ آپ کے جوان سال بھائی محمد قاسم کی وفات، جدائی، اور صدمہ غم کے ان لمحات میں آپ کے پورے خاندان کے ساتھ ہم تعزیت کرتے ہیں۔ کیونکہ کسی خاندان کیلئے جواں موت بہت بڑے دکھ اور صدمے کا سبب بنتی ہے۔ اس موقع پر آپ اور آپکے خاندان کے جذبات یقینی طور پر حق بجانب ہیں۔ اللہ آپ کو اور آپ کے خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

قاسم نے دو سال کا عرصہ میرے پاس انتہائی فرمانبرداری اور اطاعت کیساتھ گزارا اور میں نے بھی اسے اپنے بیٹے اور بھائیوں کیطرح رکھا، جسکا اظہار وہ وقتاً فوقتاً اپنے گھر اور بھائیوں دوستوں کے ساتھ بھی کرتا رہا کہ "میرے ساتھ فاروقی صاحب کا رویہ باپ جیسا ہے"، گذشتہ عیدالاضحیٰ پر قاسم کی گرفتاری کے موقع پر آپ کے بھائیوں نے بھی قاسم کیساتھ میری محبت تعلق، ہمدردی، خیر خواہی کا نہ صرف مشاہدہ کیا بلکہ میرے ساتھ کھلے لفظوں اعتراف بھی کیا کہ قاسم کو اس سے اچھا مہتمم اور سرپرست نہیں ملے گا، اس عید الاضحیٰ کے موقع پر صرف چار دن بعد مدرسہ میں میرے لئے گھی اور حلوہ لے کر آنا یہ قاسم سے دشمنی، عداوت .... یا محبت کی دلیل ہے؟......... ان سب چیزوں کے باوجود جو کچھ ہوا اس پر آپ اور آپ کے خاندان اور اساتذہ، علماء کرام نے غور فرمایا کہ بغیر کسی مخالفت اور دشمنی کے اتنا بڑا واقعہ کیسے رونما ہو گیا؟......... میری زندگی کے متعلق آپ معلومات لیں کہ قدم بہ قدم پابندیوں میں جکڑا انسان، جگہ جگہ پیار و محبت اتفاق، اتحاد، الفت، پیار اور آپ ﷺ کی پیاری سیرت طیبہ کا درس دینے والا انسانیت کی عظمت و شان و حرمت کو کعبۃ اللہ سے بھی بلند سمجھنے اور بیان کرنے والا......... اور 20 سال سے شوگر کا مریض جسے 6 سال سے انسولین انجکشن لگ رہا ہو اور ہیپاٹائٹس کے انجکشن کا اور کئی کورس کر چکا ہوں۔ پاؤں جسکے سُن اور نظر کمزور اتنا ضعیف ناتواں بے بس کمزور انسان اتنے بڑے سانحے کا مرتکب کیسے ہو سکتا ہے؟......... ضرور اس پر غور فرمائیں.........

آپ کا سوال: "یہ کیوں اور کیسے ہو گیا"۔ تو ابھی آپ لوگ صدمے میں ہیں میں آپ کا دل دکھانا نہیں چاہتا۔ ہماری عزت میں اس واقعے سے بہت بڑا خلاء واقع ہوا ہے۔ میں آپ کے اور آپکے خاندان کی عزت اور مرنے والے کے متعلق دنیا سے جانے کے بعد کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ کہ لوگ اچھے لفظوں میں یاد کر رہے ہیں تو کرتے رہیں۔ اور آپ لوگوں سے بھی لوگوں کی ہمدردیاں شامل ہیں تو شامل رہیں۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ لوگوں سے ہماری کوئی دشمنی نہیں اس لئے صرف دفاعی پوزیشن ہی اختیار کریں گے۔ قطعاً آپکے مقابلے اور ٹکراؤ الجھاؤ کا سوچا بھی نہیں بلکہ میں نے تو یہ فیصلہ کیا ہے۔ کیس اور انکوائریوں میں آپ لوگوں نے مجبور نہ کیا تو قطعاً آپ کی کسی بات کا منفی جواب تک نہ دوں۔ کیونکہ میرے اللہ، میرے پیارے رب کیطرف سے میرے اوپر آزمائش ہے وہی میرا معین اور مددگار اور کارساز ہے (حسبی اللہ ونعم الوکیل)۔

البتہ ٹرائل سے ہٹ کر اگر آپ علمائے کرام اور معززین کی موجودگی میں جب کبھی مجھے طلب کر کے شواہد پوچھیں گے تو میں آپ کو مہیا کروں گا۔ جسمیں قاسم کی ویڈیو کلپس، ریکارڈ کالیں۔ ہاتھ کی لکھیں تحریریں اور اسکا اعترافی بیان کہ کہاں کہاں، کیا کیا۔ صرف باگڑ سرگانہ کے 6 گھروں کے نام بمع ولدیت اس نے بتائے جہاں اسکے تعلقات تھے۔ یہ سب چیزیں خدا کرے منظر پر نہ آئیں۔ غیرت، عزت، ناموس کا لفظ قانون اور عدالتوں میں اپنا مقام کھو چکا ہے تو کیا قرآن و حدیث، فقہ اسلامی حمیت اور اسلامی لغت سے بھی نکل چکا ہے؟! نہیں نہیں، بلکہ نہیں؛ جب تک دل میں ایمان اور آنکھوں میں حیاء ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔

میں نے وقوعہ کے بعد آپ لوگوں سے جو برتاؤ کیا، آج نہیں تو کل؛ یقیناً آپ سوچیں گے کہ ہر حال میں، میں آپکا بھائی آپ کو زندہ سلامت دینا چاہتا تھا۔ کیا آپ کو فون کر کے میں نے خود نہیں بلوایا؟!۔ قاسم سے پوچھ کر ماسٹر ندیم سے موبائل نہیں منگوایا؟!۔ اگر آپ انکار کریں گے تو کیا آپ کا موبائل ڈیٹا نہیں بتائے گا؟!۔ آپ صبح 8 بجے سے مسلسل میرے ساتھ فون پر رابطے میں رہے۔ کہ میں تلنبہ پہنچ گیا۔ ساہیوال پہنچ گیا۔ اوکاڑا پہنچ گیا۔ سندر پہنچ گیا۔ لاہور پہنچ گیا۔ ایف۔ آئی۔ آر کچھ بھی کہے حقیقت تو آپ جانتے ہیں، پھر میں نے اپنے دونوں لخت جگر بیٹا اور بھتیجا جو کہ داماد بھی ہے اسی وقت قانون کے حوالے کر دیئے اگر آپ لوگ مجھ سے بھی کچھ چاہتے ہیں تو مجھے پولیس اور عدالتوں میں ذلیل نہ کریں، میں خود آپ کے پاس جہاں کہتے ہیں آ جاتا ہوں، جسطرح آپ کا جی ٹھنڈا ہو، بندہ حاضر ہے۔

بس درخواست اتنی ہے کہ خدارا میری تو کوئی حیثیت نہیں دین، داڑھی، مسجد و مدرسہ، علماء کرام (جو آپ کے ہاں بھی عظمت کا نشان سمجھے جاتے ہیں) اور مذہب کی تذلیل نہ ہو۔ بس اللہ حافظ۔

والسلام

العبد الضعیف

9-10-2016

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ حدود قائم کرنااور مجرموں پر سزائیں جاری کرنایہ صرف حکومتِ وقت کی ذمہ داری ہے،عوام کواپنے مجرم کو سزادینے کااختیار حاصل نہیں ہے۔

سوال میں ذکر کردہ تفصیل اگر درست اور واقعہ کے مطابق ہے،اوراس میں کوئی غلط بیانی نہیں ہے،اور واقعۃً محمد قاسم سے مذکورہ حرکات وافعال صادر ہوئے تھے،توبلاشبہ وہ توبہ کرنے سے پہلے مجرم اور فاسق تھا،اور مذکورہ افعال صادر ہونے پر آپ اس کواپنے یہاں سے نکالنے کاحق رکھتے تھے،اوراس کوعدالت سے سزابھی دلواسکتے تھے،اور حاکم وقت اگر چاہتاتواس کومذکورہ جرم کی وجہ سے شرعی ثبوت کے بعد چھوٹی یابڑی سزاجاری کرسکتاتھامگر مذکورہ افعال صادر ہونے کے بعداسے سزادیناصرف حاکم وقت یاعدالت کے اختیار میں تھا،اور آپ لوگوں کوقطعاًاسے سزادینے کااختیار نہیں تھا،لیکن جب کئی لوگوں نے مل کر محمد قاسم کو ڈنڈوں سے اتنامارا پیٹاکہ وہ تین گھنٹے کے اندر اندراس مارنے پیٹنے کی وجہ سے مرگیا،تویہ ان لوگوں نے گناہ کبیرہ کاارتکاب کرکے بہت بڑاظلم کیا،اوراس طریقے سے کسی کوقتل کرناقتل شبہ عمد میں داخل ہے،اور قتل شبہ عمد کاحکم یہ ہے کہ گناہ کبیرہ کے علاوہ اس میں قتل کرنے والوں پر کفارہ اور دیت مغلظہ لازم ہے۔

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي (8/ 327)

وَأَمَّا شِبْهُ الْعَمْدِ وَهُوَ الْقَتْلُ بِآلَةٍ لَمْ تُوضَعْ لَهُ، وَلَمْ يَحْصُلْ بِهِ الْمَوْتُ غَالِبًا مِثْلُ السَّوْطِ الصَّغِيرِ وَالْعَصَا الصَّغِيرَةِ وَنَحْوِهِ.

الدر المختار (6/ 527)

(الْقَتْلُ خَمْسَةٌ) (عَمْدٌ، وَهُوَ أَنْ يَتَعَمَّدَ ضَرْبَهُ) (ب) آلَةٍ تُفَرِّقُ الْأَجْزَاءَ مِثْلِ (سِلَاحٍ) وَمُثَقَّلٍ لَوْ مِنْ حَدِيدٍ جَوْهَرَةٌ (وَمُحَدَّدٍ مِنْ خَشَبٍ) وَزُجَاجٍ (وَحَجَرٍ وَلِيطَةٍ) وَقَوْلُهُ (وَنَارٍ)........ وَقَالَا الثَّلَاثَةُ: ضَرْبُهُ قَصْدًا بِمَا لَا تُطِيقُهُ الْبِنْيَةُ كَخَشَبٍ عَظِيمٍ عَمْدٌ (وَمُوجَبُهُ الْإِثْمُ وَالْقَوَدُ عَيْنًا) فَلَا يَصِيرُ مَالًا إلَّا بِالتَّرَاضِي فَيَصِحُّ صُلْحًا وَلَوْ بِمِثْلِ الدِّيَةِ أَوْ أَكْثَرَ (لَا الْكَفَّارَةُ) (وَ) الثَّانِي (شِبْهُهُ وَهُوَ أَنْ يَقْصِدَ ضَرْبَهُ بِغَيْرِ مَا ذُكِرَ) أَيْ بِمَا لَا يُفَرِّقُ الْأَجْزَاءَ وَلَوْ بِحَجَرٍ وَخَشَبٍ كَبِيرَيْنِ عِنْدَهُ خِلَافًا لِغَيْرِهِ

(وَمُوجَبُهُ الْإِثْمُ وَالْكَفَّارَةُ وَدِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ عَلَى الْعَاقِلَةِ لَا الْقَوَدُ) لِشَبَهِهِ بِالْخَطَإِ نَظَرًا لِآلَتِهِ إلَّا أَنْ يَتَكَرَّرَ مِنْهُ فَلِلْإِمَامِ قَتْلُهُ سِيَاسَةً اخْتِيَارٌ

الهداية في شرح بداية المبتدي (4/ 443)

قال: "وشبه العمد عند أبي حنيفة أن يتعمد الضرب بما ليس بسلاح ولا ما أجري مجرى السلاح" وقال أبو يوسف ومحمد وهو قول الشافعي: إذا ضربه بحجر عظيم أو بخشبة عظيمة فهو عمد وشبه العمد أن يتعمد ضربه بما لا يقتل به غالبا؛ لأنه يتقاصر معنى العمدية باستعمال آلة صغيرة لا يقتل بها غالبا لما أنه يقصد بها غيره كالتأديب ونحوه فكان شبه العمد، ولا يتقاصر باستعمال آلة لا تلبث؛ لأنه لا يقصد به إلا القتل كالسيف فكان عمدا موجبا للقود وله قوله عليه الصلاة والسلام: "ألا إن قتيل

خطأ العمد قتيل السوط والعصا، وفيه مائة من الإبل" ولأن الآلة غير موضوعة للقتل ولا مستعملة فيه؛ إذ لا يمكن استعمالها على غرة من المقصود قتله، وبه يحصل القتل غالبا فقصرت العمدية نظرا إلى الآلة، فكان شبه العمد كالقتل بالسوط والعصا الصغيرة.

قال: "وموجب ذلك على القولين الإثم"؛ لأنه قتل وهو قاصد في الضرب "والكفارة" لشبهه بالخطأ "والدية مغلظة على العاقلة" والأصل أن كل دية وجبت بالقتل ابتداء لا بمعنى يحدث من بعد فهي على العاقلة اعتبارا بالخطأ، وتجب في ثلاث سنين لقضية عمر بن الخطاب رضي الله عنه، وتجب مغلظة، وسنبين صفة التغليظ من بعد إن شاء الله تعالى "

الفتاوى الهندية (6/ 2)

وشبه العمد أن يتعمد الضرب بما ليس بسلاح ولا ما جرى مجرى السلاح عند أبي حنيفة – رحمه الله تعالى – وقال أبو يوسف ومحمد – رحمهما الله تعالى –: إذا ضربه بحجر عظيم أو خشبة عظيمة فهو عمد وشبه العمد أن يتعمد ضربه بما لا يقتل به غالبا والصحيح قول أبي حنيفة – رحمه الله تعالى – كذا في المضمرات وموجبه على القولين الإثم والكفارة، وكفارته تحرير رقبة مؤمنة، فإن لم يجد فصيام شهرين متتابعين، ودية مغلظة على العاقلة كذا في الكافي

فتاوى قاضيخان (3/ 270)

" وتقتل الجماعة بالواحد "

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 543)

وَلَوْ خَنَقَ رَجُلًا لَا يُقْتَلُ إلَّا إذَا كَانَ خَنَّاقًا مَعْرُوفًا خَنَقَ غَيْرَ وَاحِدٍ فَيُقْتَلُ سِيَاسَةً وَعِبَارَةُ الشَّارِحِ قُبَيْلَ كِتَابِ الْجِهَادِ، وَإِلَّا بِأَنْ خَنَقَ مَرَّةً لَا يُقْتَلُ ذَكَرَهُ بَعْدَ قَوْلِ الْمُصَنِّفِ هُنَاكَ وَمَنْ تَكَرَّرَ الْخَنْقُ مِنْهُ فِي الْمِصْرِ قُتِلَ بِهِ، وَمُفَادُهُ أَنَّ التَّكْرَارَ يَحْصُلُ بِمَرَّتَيْنِ ثُمَّ هَذَا غَيْرُ خَاصٍّ بِالْخَنِقِ لِمَا قَدَّمَهُ فِي شِبْهِ الْعَمْدِ أَنَّهُ لَا قَوَدَ فِيهِ إلَّا أَنْ يَتَكَرَّرَ مِنْهُ فَلِلْإِمَامِ قَتْلُهُ سِيَاسَةً

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 26)

(وَ) لَا يُحَدُّ (بِوَطْءِ أَجْنَبِيَّةٍ زُفَّتْ إلَيْهِ، وَقِيلَ هِيَ عِرْسُكَ وَعَلَيْهِ مَهْرُهَا (أَوْ) بِوَطْءِ (دُبُرٍ) وَقَالَا: إنْ فَعَلَ فِي الْأَجَانِبِ حُدَّ. وَإِنْ فِي عَبْدِهِ أَوْ أَمَتِهِ أَوْ زَوْجَتِهِ فَلَا حَدَّ إجْمَاعًا بَلْ يُعَزَّرُ. قَالَ فِي الدُّرَرِ بِنَحْوِ الْإِحْرَاقِ بِالنَّارِ وَهَدْمِ الْجِدَارِ وَالتَّنْكِيسِ مِنْ مَحَلٍّ مُرْتَفِعٍ بِاتِّبَاعِ الْأَحْجَارِ. وَفِي الْحَاوِي وَالْجَلْدُ أَصَحُّ وَفِي الْفَتْحِ يُعَزَّرُ وَيُسْجَنُ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يَتُوبَ؛ وَلَوْ اعْتَادَ اللِّوَاطَةَ قَتَلَهُ الْإِمَامُ سِيَاسَةً.

قُلْت: وَفِي النَّهْرِ مَعْزِيًّا لِلْبَحْرِ: التَّقْيِيدُ بِالْإِمَامِ يُفْهِمُ أَنَّ الْقَاضِيَ لَيْسَ لَهُ الْحُكْمُ بِالسِّيَاسَةِ.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 27)

(قَوْلُهُ بِنَحْوِ الْإِحْرَاقِ إلَخْ) مُتَعَلِّقٌ بِقَوْلِهِ يُعَزَّرُ: وَعِبَارَةُ الدُّرَرِ: فَعِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ يُعَزَّرُ بِأَمْثَالِ هَذِهِ الْأُمُورِ. وَاعْتَرَضَهُ فِي النَّهْرِ بِأَنَّ الَّذِي ذَكَرَهُ غَيْرُهُ تَقْيِيدُ قَتْلِهِ بِمَا إذَا اعْتَادَ ذَلِكَ. قَالَ فِي الزِّيَادَاتِ: وَالرَّأْيُ إلَى الْإِمَامِ فِيمَا إذَا اعْتَادَ ذَلِكَ، إنْ شَاءَ قَتَلَهُ، وَإِنْ شَاءَ ضَرَبَهُ

وَحَبْسَهُ. ثُمَّ نَقَلَ عِبَارَةَ الْفَتْحِ الْمَذْكُورَةَ فِي الشَّرْحِ، وَكَذَا اعْتَرَضَهُ فِي الشُّرُنْبُلَالِيَّةِ بِكَلَامِ الْفَتْحِ. وَفِي الْأَشْبَاهِ مِنْ أَحْكَامِ غَيْبُوبَةِ الْحَشَفَةِ: وَلَا يُحَدُّ عِنْدَ الْإِمَامِ إلَّا إذَا تَكَرَّرَ فَيُقْتَلُ عَلَى الْمُفْتَى بِهِ. اهـ. قَالَ الْبِيرِيُّ: وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ يُقْتَلُ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ لِصِدْقِ التَّكْرَارِ عَلَيْهِ.
ثُمَّ ظَاهِرُ عِبَارَةِ الشَّارِحِ أَنَّهُ يُعَزَّرُ بِالْإِحْرَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَوْ فِي عَبْدِهِ وَنَحْوِهِ، وَهُوَ صَرِيحُ مَا فِي الْفَتْحِ حَيْثُ قَالَ: وَلَوْ فَعَلَ هَذَا بِعَبْدِهِ أَوْ أَمَتِهِ أَوْ زَوْجَتِهِ بِنِكَاحٍ صَحِيحٍ أَوْ فَاسِدٍ لَا يُحَدُّ إجْمَاعًا كَذَا فِي الْكَافِي، نَعَمْ فِيهِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ التَّعْزِيرِ وَالْقَتْلِ لِمَنْ اعْتَادَهُ (قَوْلُهُ وَالتَّنْكِيسِ إلَخْ) قَالَ فِي الْفَتْحِ: وَكَأَنَّ مَأْخَذَ هَذَا أَنَّ قَوْمَ لُوطٍ أُهْلِكُوا بِذَلِكَ حَيْثُ حُمِلَتْ قُرَاهُمْ وَنُكِّسَتْ بِهِمْ، وَلَا شَكَّ فِي اتِّبَاعِ الْهَدْمِ بِهِمْ وَهُمْ نَازِلُونَ (قَوْلُهُ وَفِي الْحَاوِي) أَيْ الْحَاوِي الْقُدْسِيِّ. وَعِبَارَتُهُ: وَتَكَلَّمُوا فِي هَذَا التَّعْزِيرِ مِنْ الْجَلْدِ وَرَمْيِهِ مِنْ أَعْلَى مَوْضِعٍ وَحَبْسِهِ فِي أَنْتَنِ بُقْعَةٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ سِوَى الْإِخْصَاءِ وَالْجَبِّ وَالْجَلْدُ أَصَحُّ اهـ وَسَكَتَ عَلَيْهِ فِي الْبَحْرِ وَالنَّهْرِ فَتَأَمَّلْ (قَوْلُهُ التَّقْيِيدُ بِالْإِمَامِ إلَخْ) فِيهِ كَلَامٌ قَدَّمْنَاهُ قَبْلَ هَذَا الْبَابِ

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (4/ 10)

(وَيُرْجَمُ مُحْصَنٌ فِي فَضَاءٍ حَتَّى يَمُوتَ) وَيَصْطَفُّونَ كَصُفُوفِ الصَّلَاةِ لِرَجْمِهِ، كُلَّمَا رَجَمَ قَوْمٌ تَنَحَّوْا وَرَجَمَ آخَرُونَ. (فَلَوْ قَتَلَهُ شَخْصٌ أَوْ فَقَأَ عَيْنَهُ بَعْدَ الْقَضَاءِ بِهِ فَهَدَرٌ) وَيَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّرَ لِافْتِيَاتِهِ عَلَى الْإِمَامِ نَهْرٌ (وَ) لَوْ (قَبْلَهُ) أَيْ قَبْلَ الْقَضَاءِ بِهِ (يَجِبُ الْقِصَاصُ فِي الْعَمْدِ وَالدِّيَةُ فِي الْخَطَإِ) لِأَنَّ الشَّهَادَةَ قَبْلَ الْحُكْمِ بِهَا لَا حُكْمَ لَهَا.

الاختيار لتعليل المختار (ص: 51، بترقيم الشاملة آليا)

وشبه العمد: أن يتعمد الضرب بما لا يفرق الأجزاء: كالحجر والعصا واليد، وموجبه الإثم والكفارة والدية مغلظة على العاقلة.

عبد الودود

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۰۷/ربیع الاول/۱۴۳۸ھ

07/دسمبر/2016ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۷/۳/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب
۷/۳/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
۸/۳/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح
۸/۳/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی